عہد نامہ جدید پر ایک نظر

از قلم: مسعود ۔ فیصل آباد

ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ ہم مختلف نشستوں میں "عیسائیت" پر بحث کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں ہم نے "کتاب مقدس" (The Bible) کے متعلق اپنی معروضات پیش کی ہیں اور الحمد للہ ہم کہیں بھی تعصب کے مرتکب نہیں ہوئے۔

بائبل پر گفتگو کے آغاز میں ہم نے ایک وضاحت کی تھی جس کا اعادہ ہم ایک بار پھر کئے دیتے ہیں۔ کیونکہ اس وضاحت کا ہمارے آج کے موضوع سے براہ راست تعلق ہے ۔ ہم نے عرض کیا تھا کہ بائبل حقیقت میں دو کتابوں کا مجموعہ ہے۔ عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید۔ عہد نامہ قدیم یہود کی معتبر اور آسمانی کتاب ہے جو ۳۹ ابوابِ پر مشتمل ہے۔ اس حصے پر ہم مفصل بحث کر چکے ہیں۔ "عہد نامہ جدید" عیسائیوں کی معتبر کتاب ہے جس کے کل ۲۷ ابواب ہیں۔ نیز اس کتاب کی اہمیت اہل یہود کے نزدیک صفر (Cypher) ہے جبکہ عیسائی دوست "عہدنامہ قدیم" کو نہ صرف عزت دیتے ہیں بلکہ اسی تکریم کے باعث انہوں نے اسے اپنی الہامی کتاب "عہدنامہ جدید" کے ساتھ لف کیا ہوا ہے۔

"عہد نامہ جدید" کے ضمن میں ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے پہلے ۴ ابواب "اناجیل اربعہ" کہلاتے ہیں :

۱۔ متی کی انجیل ۲۔ مرقس کی انجیل ۳۔ لوقا کی انجیل ۴۔ یوحنا کی انجیل

ان چار اناجیل کو بقول عیسائی چرچ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ۴ حواریوں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا نے لکھا ہے۔ دراصل ۴ باب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیرت طیبہ کے متعلق ہیں۔ ان کے ذریعے پتہ چلتا ہے کہ حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کا نسب کیا تھا' کیسے ان کی والدہ کو بشارت ہوئی' کیسے وہ جوان ہوئے اور کسطرح سے تبلیغ کی اور آخر کس طریقے سے مصلوب ہوئے۔ اور تین دن بعد زندہ ہو کر آسمانوں کی طرف اٹھائے گئے ؟

حضرت عیسی علیہ السلام کے حوالے سے دیکھا جائے تو عہد نامہ جدید میں یہ ۴ باب ہی اہمیت کے حامل ہیں کیونکہ اس کے بعد رسول پولس کے خطوط آتے ہیں جو کہ حضرت عیسی علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور بعد آزاں تائب ہو کر مسیحی ہوا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائیت کو "پولوسیت" کہنا زیادہ مناسب ہے۔ کیونکہ یونس خواہ کتنا ہی متقی اور پرہیز گار کیون نہ ہوں لیکن بہرحال خدا کا نبی نہیں ہے اور اسلئے اس کی باتیں کتنی بھی اچھی کیوں نہ ہوں' خدائی کلام نہیں ہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب ہم "عہد نامہ جدید" کی طرف آتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ الہامی کتاب ہے یا نہیں؟

عہد نامہ جدید کے سلسلہ میں ہمارا سب سے پہلے دعوی تو یہ ہے کہ حضرت عیسی کی زندگی کا ہر ہر حصہ انکے سیرت نگاروں نے محفوظ نہیں کیا ہے۔ نیز یہ سیرت جو لکھی گئی ہے حضرت عیسی کے رفع کے بعد لکھی گئی ہے۔ ذرا دیکھئے !

اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے اگر وہ جدا جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ کتابیں لکھی جاتیں ان کے لئے دنیا میں گنجائش نہ ہوتی۔

(یوحنا کی انجیل ب ۲۱ فقرہ ۲۵)

اب آیئے ! متی کی انجیل کی طرف' اس میں لکھا ہے کہ :

یسوع نے وہاں سے آگے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا ور اس سیکھامیرے پیچھے ہو لے وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا۔

(متی ب ۹ فقرہ ۹)

انجیل کے مطابق متی اس انجیل کا لکھنے والا ہے لیکن مندرجہ بالا فقرے

سے ظاہر ہوتا ہے کہ لکھنے والا متی نہیں بلکہ کوئی تیسرا شخص ہے، متی کا پورا نام "متی لاری" ہے مرقس میں لکھا ہے کہ:

"جب وہ جا رہا تھا تو اس نے حلفی کے بیٹے لاوی کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا۔" (مرقس ب ۲ فقرہ ۱۴)

معلوم ہوا کہ یہ واقعہ ایک شخص متی کے متعلق ہے لیکن پتا یہ بھی چلتا ہے کہ متی انجیل لکھنے والا خود متی نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ محصول والا متی کوئی اور متی ہے تو یہ بات بھی غلط ہے کیونکہ اگلی عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ شخص متی حضرت عیسی علیہ السلام کا شاگرد تھا۔ پس عقدہ یہ کھلتا ہے کہ کہ متی کی انجیل لکھنے والا متی وہ متی نہیں تھا کہ جس نے حضرت عیسی علیہ السلام سے فیض حاصل کیا تھا بلکہ یہ کوئی اور بعد میں آنے والا تھا جس نے جیسے تیسے انجیل لکھ ڈالی تھی۔ ایک انگریز سکالر بھی یہی کہتا ہے:

Early Tradition ascribed this Gospel to the Apostle Mathew but scholars now a days almost all reject this view.

"پہلے پہل "انجیل متی" کو رسول متی کی طرف منسوب کیا جاتا تھا لیکن آج کل کے علماء اس رائے کو یکسر رد کرتے ہیں"

(Gospel of Sc. Matthew. P 28)

اسی طرح دیکھئے!

یسوع نے کہا کہ تم سب اسی رات میری بابت ٹھوکر کھاؤ گے۔

(متی ب ۲۶ فقرہ ۳۱)

یسوع نے کہا کہ اے باپ آسمان اور زمین کے خداوند میں تیری حمد کرتا ہوں (متی ب ۱۱ فقرہ ۲۵)

ان جملوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کتاب الہامی نہیں بلکہ انکے لکھنے والا

کوئی تیسرا شخص ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھ رہا ہے اور خدا کا کلام بھی سن رہا ہے۔ ساری بائبل اسی انداز پر لکھی گئی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب کا آسمانی ہونے سے کوئی تعلق نہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ چاروں اناجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات مبارکہ پیش کرتی ہیں .... ظاہر ہے کہ ان کی زندگی میں ہونے والے واقعات میں تضاد نہیں ہونا چاہیے لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہے۔ عہد نامہ قدیم کی طرح عہد نامہ جدید بھی تضادات کا شکار ہے۔ آیئے جائزہ لیتے ہیں۔

سب سے پہلا تضاد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب نامہ میں ملتا ہے۔ جو نسب نامہ متی پیش کرتا ہے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ۴۲ واسطے ہیں (متی ب۱ فقرات ۱۔۱۷)

جبکہ لوقا کے پیش کردہ نسب نامہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ۵۶ واسطے ہیں۔ (لوقا ب ۳ فقرات ۲۳۔۳۸)

اور پھر دونوں نسب نامے ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔ مثلاً متی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے باپ یوسف کو یعقوب کا بیٹا بتلاتا ہے۔ (ب۱ فقرہ ۱۶)

جبکہ لوقا یوسف کو عیلی کا بیٹا بتلاتا ہے۔ (ب ۳ فقر ۲۳)

اگلی ترتیب یوں ہے:

عیلی بن متات بن لاوی بن ملکی بن ینا (یوقا ب ۳ فقرات ۲۴۔۲۵)

جبکہ متی کے بقول:

یعقوب بن متان بن الیعزر بن الیہود بن اخیم (متی ب ۱ فقرات ۱۵۔۱۶)

ظاہر ہے کہ ان دونوں میں سے ایک نسب نامہ درست اور ایک غلط۔ یہ بات ہم عیسائی دوستوں پر چھوڑتے ہیں کہ اس کا فیصلہ کیا ہونا چاہیے۔

پیدائش عیسیٰ علیہ السلام کے کے سلسلہ میں متی لکھتا ہے:

ہیرودیس نے مجوسیوں کو چپکے سے بلا کر ان سے تحقیق کی کہ وہ ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا اور یہ کہہ کر بیت لحم کو بھیجا کہ جا کر اس بچے کی بابت ٹھیک ٹھیک دریافت کرو (متی ب ۲ فقرات ۷تا۹)

جبکہ لوقا یوں بیان کرتا ہے کہ ایک فرشتے نے چرواہوں کو حضرت عیسی علیہ السلام کے آنے کی خبر دی تھی جس کے بعد وہ بیت لحم پہنچ جاتے ہیں

(لوقا ب ۲ فقرات ۸۔۱۶)

ایک جگہ حضرت عیسی علیہ السلام کا فرمان لکھا ہے کہ:

راستہ کے لئے نہ جھولی لینا' نہ دو دو کرتے' نہ جوتیاں' نہ لاٹھی۔

(متی ب ۱۰ فقرہ ۱۰)

جبکہ مرقس یوں نقل کرتا ہے:

لاٹھی کے سوا کچھ نہ لو' نہ روٹی' نہ جھولی' نہ کمربند میں پیسے مگر جوتیاں پہنو اور دو کرتے نہ پہنو۔ (مرقس ب ۶ فقرہ ۸)

پطرس کے متعلق حضرت عیسی علیہ السلام کے الفاظ یہ ہیں:

میں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھلے گا۔ (متی ب ۱۶ فقرات ۱۸۔۱۹)

لیکن صرف چار فقروں کے بعد جب پطرس تذکرہ وفات عیسی علیہ السلام پر افسوس کا اظہار کرتا ہے تو اسے یوں مخاطب کیا جاتا ہے:

اے شیطان! میرے سامنے سے دور ہو تو میرے لئے ٹھوکر کا باعث ہے۔

(متی ب ۱۶ فقرہ ۲۳)

ہمارا ایمان ہے کہ تمام انبیاء کرام معصوم عن الخطا ہیں ان کا لفظ لفظ ان کی خواہش سے آزاد ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کا محافظ ہوتا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا فقرات اور طرز گفتگو حضرت عیسی علیہ السلام کے شایان شان نہیں۔ واضح ہوا کہ یہ قصہ محفوظ نہیں رہا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ کے بارھویں حواری میں بھی تضاد ہے۔ متی اور مرقس کے بقول وہ "تدی" تھا (ب ۳ فقرہ ۱۹) جبکہ لوقا کے بقول وہ "یہوداہ" تھا۔ (ب ۵ فقرہ ۱۶)

متی میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے انجیر کے ایک درخت پر لعنت کی تو وہ فوراً ہی سوکھ گیا جس پر ان کے شاگرد حیران بھی ہوئے۔ (متی ب۲۱ فقرات ۱۸۔۲۰) جبکہ مرقس لکھتا ہے کہ جب وہ اگلے دن وہاں گزرے تو انہوں نے وہ درخت سوکھا ہوا پایا۔ (مرقس ب ۱۱ فقرات ۱۹۔۲۰)

ایک جگہ لکھا ہے: "ایک عورت سنگ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر لے کر اس کے پاس آئی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اس (مسیح) کے سر پر ڈالا

(متی ب ۲۶ فقرہ ۸)

جبکہ دوسری جگہ اسی عورت جس کا نام مریم ہے کا تذکرہ یوں ہے کہ:

اس نے جٹا ماسی کا آدھ سیر خالص اور بیش قیمت عطر لے کر یسوع کے پاؤں پر ڈالا (یوحنا ب ۱۲ فقرہ ۳)

ایک اور مقام پر کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کیا گیا لکھا ہے کہ " اس کے ساتھ دو ڈاکو مصلوب ہوئے ..... اور راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اس کو لعن طعن کرتے تھے۔ (متی ب ۲۷ فقرہ ۳۹)

جبکہ دوسری جگہ یوں لکھا ہے:

پھر جو بدکار لٹکائے گئے تھے ان میں سے ایک یوں طعنہ دینے لگا

(لوقا ب ۲۳ فقرہ ۳۹)

اسی طرح ایک جگہ آتا ہے کہ:

اور دیکھو بڑا بھونچال آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے اترا اور پاس آکر پتھر کو لڑھکا دیا ور اس پر بیٹھ گیا اس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اس کی پوشاک برف کی مانند سفید تھی۔ فرشتہ نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو کیونکہ میں

جانتا ہوں کہ تم یسوع کو ڈھونڈتی ہو جو مصلوب ہوا تھا۔

(متی ب ۲۸ فقرہ ۲-۵)

یہ وہ واقعہ ہے کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام کو مصلوب کرنے کے بعد دفن کر دیا گیا تھا اور جنہیں اپنی پیش گوئی کے مطابق دوبارہ زندہ ہونا تھا۔ (یاد رہے کہ مصلوب ہونا صرف عیسائی عقیدہ ہے' قرآنی نقطہ نظر اس سے یکسر مختلف ہے۔ مسعود)

لیکن مرقس اسے بدل دیتا ہے:

اور قبر کے اندر جا کر انہوں (عورتوں) نے ایک جوان کو سفید جامہ پہنے ہوئے داہنی طرف بیٹھے دیکھا' اس نے ان سے کہا: ایسی حیران نہ ہو' تم یسوع ناصری کو جو مصلوب ہوا تھا ڈھونڈتی ہو' وہ جی اٹھا ہے۔

(مرقس ب ۱۶ فقرات ۵-۷)

جبکہ لوقا اس سے بالکل مختلف بات بیان کرتا ہے:

(انہوں نے قبر کے) اندر جا کر خداوند یسوع کی لاش نہ پائی اور ایسا ہوا کہ جب وہ اس بات سے حیران تھیں تو دیکھو دو شخص براق پوشاک پہنے ان کے پاس آکھڑے ہوئے۔ (لوقا ب ۲۴ فقرات ۳-۵)

ان اناجیل کے بعد "رسولوں کے اعمال" آتے ہیں اس باب میں رسولوں کی بجائے سارا زور رسول پولس کے حالات پر ہے کہ وہ کیسے عیسائی ہوا۔ وہ حضرت عیسی علیہ السلام کا سخت دشمن تھا لیکن دمشق کے سفر میں اسے حضرت عیسی علیہ السلام کی غیبی آواز آئی جس کے بعد وہ عیسائی ہو گیا۔ عیسائی دنیا میں پولس ایک معتبر اور مقدس نام ہے۔ تاہم اس کے بعد عیسائی ہونے کا واقعہ بھی تحریف سے پاک نہیں ہے۔ ملاحظہ کیجئے!

آواز سنی کہ اے ساؤل! اے ساؤل! تو مجھے کیوں ستاتا ہے جو آدمی ہمراہ تھے وہ خاموش کھڑے رہ گئے کیونکہ آواز تو سنتے تھے مگر کسی کو دیکھتے نہیں تھے۔

(اعمال ب ۹ فقرہ ۴-۸)

جبکہ اسی باب میں دوسری جگہ یہ واقعہ یوں درج ہے:

اور میرے ساتھیوں نے نور تو دیکھا لیکن جو مجھ سے بولتا تھا اس کی آواز نہ سنی۔ (اعمال ب ۲۲ فقرہ ۹)

ان تمام گزارشات سے ثابت ہوتا ہے کہ "عہد نامہ جدید" بھی محفوظ نہیں رہ سکا۔ اس میں ابھی مزید تضادات و تحریفات بھی موجود ہیں تاہم ہمارا مقصد پورا ہو چکا ہے۔ الحمدللہ جو سلسلہ ہم نے شروع کیا تھا وہ کافی حد تک مکمل ہو چکا ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہماری نظر میں "عہد نامہ جدید" صرف پہلے چار ابواب ہی کا نام بنتا ہے ان کے بعد ایک "امتی" کے ۱۴ خطوط شامل کئے گئے ہیں۔ جو بہر صورت آسمانی نہیں ہیں۔ آخر میں یوحنا عارف کا مکاشفہ ہے جو عیسائیت کے حوالے سے اہم ہو تو ہو ہمارے موضوع کے لئے اس کے دامن میں کچھ نہیں ہے۔

رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق بات کہنے، سمجھنے اور تسلیم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نیز عیسائی دوستوں کے لئے بھی اس ہادی و مہدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کی طرف آنے کی دعوت ہے کہ جن کے متعلق کلمۃ اللہ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ:

"جب روح حق آئے گا تو تمام سچائی کی رہ دکھلائے گا اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔ وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ (یوحنا ب ۱۶ فقرات ۱۳-۱۴)